الدرس التاسع

نواں درس

محمد رسول اللہ ﷺ کا معنی

کلمۂ طیبہ کے اس جز کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کو ظاہراً و باطناً اللہ کا بندہ اور تمام انسانوں کی طرف اس کا رسول مانا جائے اور اس کو ماننے کے جو تقاضے ہیں ان پر عمل کیا جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ بتائیں اس کی تصدیق کی جائے، آپ کے حکم کی اطاعت کی جائے جس چیز سے روکیں اور ڈانٹیں اس سے باز آیا جائے، اور اللہ کی عبادت اس طرح کی جائے جو آپ ﷺ نے متعین کی ہے۔

"مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللّٰہ" کی شہادت دینے کے دو بنیادی رکن ہیں:

"عبد" اور "رسول"۔ یہ دونوں آپ ﷺ کے حق میں ہر طرح کی افراط و تفریط سے باز رکھتے ہیں۔

"عبد" آپ اللہ کے بندے ہیں: "عبد" کے معنی وہ بندہ جو عبادت گزار ہو یعنی وہ بشر ہیں، جس طرح دوسری مخلوق پیدا ہوئی ہے وہ بھی پیدا ہوئے ہیں، جو عوارض دوسرے انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں وہی آپ کو بھی لاحق ہوتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ﴾ [الكهف:١١٠] "اے نبی کہہ دو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا"۔ مزید فرمایا: ﴿ الحَمْدُ لله الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا ﴾ ﴿ الكهف: ١ ﴾ "تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ {کجی} نہ رکھی"۔

"رسول" آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول ماننے کا معنی یہ ہے کہ آپ کو دعوت الی اللہ کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ان دونوں صفات {اقرار عبودیت و اقرار رسالت} کی شہادت کا لازمی نتیجہ ہے کہ آپ ﷺ کے بارے میں افراط و تفریط(1) ختم ہو جاتی ہے۔

- امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کی امت کے بہت سارے لوگ آپ کے بارے میں افراط اور غلو سے کام لیتے ہیں، یہاں تک کہ آپ کو عبودیت {بندگی} کے مقام سے اٹھا کر اللہ کے علاوہ آپ کی عبادت کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں نتیجۃً یہ نکلا کہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپ سے مدد مانگنے لگے اور ایسی ایسی دعائیں کرنے لگے جنہیں صرف اللہ تعالی ہی پورا کر سکتا ہے جیسے کہ ان کی حاجات پوری ہوں یا ان کی مشکلات ختم ہو جائیں۔ جبکہ یہ کفر اور گمراہی ہے۔

دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے آپ کی رسالت کا انکار کیا ہے یا آپ کی تابعداری میں کوتاہی کی یا آپ کے حقیقی مقام سے آپ کو کم درجے پر لانے کی کوشش کی نتیجۃً دوسرے لوگوں کی باتوں کو آپ ﷺ کے حکم پر ترجیح دی آپ ﷺ کی سنت سے زیادتی کی اور اس سے منہ موڑا اور صریحاً آپ ﷺ کو چھوڑ کر دوسروں کے احکام کو قبول کر لیا۔

---

(1) افراط کے معنی ہیں کسی کو اس کے صحیح اور جائز مقام سے بڑھا کر ماننا اور تفریط کے معنی ہیں کہ اس کے صحیح اور جائز مقام میں کمی کوتاہی کرنا۔